بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم - اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۹ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۲۴ ظہور ۱۳۴۸ ہش - ۲۴ اگست ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۹۶

قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کیلئے اپنی کوششوں کو انتہاء تک پہنچا دو

کراچی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا احباب سے دردمندانہ خطاب

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد - ایم اے - رکن شعبہ زودنویسی)

کراچی ۱۹ ظہور ۱۳۴۸ ہش - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل بھی مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد خاصی دیر احباب کے درمیان رونق افروز رہے اور قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کے لئے اپنی کوششوں کو انتہاء تک پہنچانے کی تلقین فرماتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بیرونی ممالک کے بعض نئے احمدیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ اگرچہ انہیں اسلام قبول کئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے مگر اس کے باوجود اُن میں قرآنِ کریم کو سیکھنے اور سکھانے کا انتہائی قابلِ قدر جذبہ پایا جاتا ہے قرآنِ پاک سے اُن کا پیار اور لگاؤ اور قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کا شوق و ذوق اپنے اندر ایک مثالی رنگ رکھتا ہے حضور ایدہ اللہ نے اُن کے چند ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد پاکستانی جماعتوں بالخصوص نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں مرکزی قیادت کی سہولتوں سے بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے قرآن مجید سیکھنے اور اس کے علوم پر حتی المقدور عبور حاصل کرنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھنی چاہیئے۔ پھر آگے ان کی کوشش اور تدبیر کس طرح اور کس رنگ میں مثمر بثمراتِ حسنہ ثابت ہوتی ہے اس کے لئے خدائے قادرِ مطلق پر توکل کرنا چاہیئے۔ (باقی صہ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کیلئے خاص محویت ضروری ہے

دُنیا کی طرف سے انقطاع کر کے اللہ تعالیٰ کیلئے ایک طبعی جوش دل میں پیدا کرو تاکہ ایسی محویت حاصل ہو

"خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے اور اس کے حضور میں دعا کرنے کے لئے تعلق کی ضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دعا نہیں ہو سکتی۔ پہلے بزرگوں کی بھی اس قسم کی باتیں چلی آئی ہیں کہ جن میں دعا کرنے والوں کو دعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تاکید کی۔ خواہ نخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تُو میرا دوست ہے اور نہ ہی اس کے لئے دردِ دل پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی جوشِ دعا پیدا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا کہ انسان غفلت کاریوں میں بھی مُبتلا ہے اور صرف مُنہ سے دم بھرتا ہے کہ مَیں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ صرف بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا تعالیٰ سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ ہم بار بار اپنی جماعت کو اس بات پر قائم ہونے کیلئے کہتے ہیں کیونکہ جب تک دُنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کیلئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ثبات میسّر نہیں آسکتا۔ بعض صوفیوں نے لکھا ہے کہ صحابہؓ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی کہ جب فارغ ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اَور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے کہ وہ آکر اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہے۔ نماز سے فارغ ہونے پر اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہا تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا گویا ایک مقامِ محویت میں جا پہنچا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ کہہ کر آن ملا لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہو سکتی جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو۔ چھلکوں سے کیا ہاتھ آسکتا ہے۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں حال ہونا چاہیئے۔ علّتِ غائی حال ہی ہے۔ مطلق قال اور صورت جس کیساتھ حال نہیں ہوتا وہ تو اُلٹی ہلاکت کی راہیں ہیں۔ انسان جب حال پیدا کر لیتا ہے اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کر لیتا ہے کہ بے اختیار اس کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے اور ایک حقیقی محویت کا عالم اس پر طاری ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کیفیّت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے اور ذرہ ذرہ اس کا خادم بن جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۴۲، ۴۳)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱ ظہور (اگست) کی رات کو ۹ بجکر چالیس منٹ پر مکرم مرزا ادریس احمد صاحب کو بچہ لڑکا عطا فرمایا جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا پوتا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کا پڑپوتا اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا نواسہ ہے۔

ادارہ الفضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا حضرت مرزا عزیز احمد صاحب حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب انکی بیگم حضرت سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و [illegible] عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعماء سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ظہور ۱۳۴۸ھش

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو مخاطب کرکے نہایت قیمتی نصائح فرمائی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بناتے ہیں ان کو ایک خاص طرزِ زندگی اختیار کرنی پڑتی ہے۔ ہر کام میں ان کو الٰہی احکام کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریوں میں کہا ہے اسلام محض فلسفہ نہیں ہے۔ فلسفہ انسانی عقلمندی اور فکر و غور کا نتیجہ ہوتا ہے۔ دانشور انسان حالات کا اندازہ کرکے ان کے حل کے لئے تدابیر پیش کرتے ہیں۔ یہ طریق ہر انسان استعمال کرتا ہے لیکن جو لوگ دانشور یا فلسفی کہلاتے ہیں وہ واقعات سے کوئی ایسا اصول بناتے ہیں جو ان کے نزدیک انسانوں کی اچھی زندگی گزارنے کے لئے رہنمائی کر سکتا ہے مگر یہ تدابیر آزادانہ غور و فکر کا نتیجہ ہوتی ہیں اور چونکہ انسان کی عقل محدود ہوتی ہے اور اس کا فکر و غور بھی محدود ہوتا ہے اس لئے ایک فلسفۂ حیات کی بجائے کئی فلسفے وجود میں آگئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان مختلف فلسفوں کی بناء پر لوگوں میں بڑے بڑے اختلافات رونما ہو جاتے ہیں اور اکثر اوقات تو فلسفیانہ نظریات اتنے متضاد ہو جاتے ہیں کہ انسان اس گورکھ دھندے میں اُلجھ کر باہر نکل ہی نہیں سکتا۔

ظاہر ہے کہ محض عقل کے نتائج دائمی قیمت نہیں رکھتے اور اسی وجہ سے زندگی میں الجھنیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ انسانوں کے نقاطِ نظر اور خیالات میں اختلافات دُنیا کی باتوں کو دلچسپ بنانے کے لئے اچھے ہیں مگر جب یہ اختلافات اپنی حد سے بڑھ جاتے ہیں تو یہ انسان کی تباہی کا بھی باعث بن جاتے ہیں۔

دراصل عقلی اختلافات محض وقتی اور مقامی حیثیت رکھتے ہیں مشکل اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ایک بات جو ایک ماحول میں اچھی ہوتی ہے دوسرے ماحول میں فِٹ نہیں ہو سکتی یہ چیز باعثِ کشمکش بن جاتی ہے اور اس سے قوموں اور گروہوں کی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا ہے جو انسانوں کے لئے ایسی تعلیمات اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاتے ہیں جو دوامی قیمت رکھتے ہیں اور دراصل جو ہماری عقلی باتوں کے لئے کسوٹی کا کام دیتی ہیں۔ اسلام سب سے آخری تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی رہنمائی کے لئے نازل کی ہے۔ اسلام نہ صرف اپنی تعلیمات میں زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے بلکہ وہ ان تعلیمات کو اپنانے کے لئے بھی نہایت واضح طور پر ان تعلیمات کی حقیقت بھی بیان کرتا ہے۔ مثلاً وہ صرف اسلامی تعلیمات ہی پیش نہیں کرتا بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ اسلام ہے کیا چیز۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نصائح اپنی جماعت کو فرمائی ہیں قرآن کریم کی روشنی میں آپ سب سے پہلے اسلام کی حقیقت بیان فرماتے ہیں تاکہ انسان زندگی کا جو لائحہ عمل اسلام کے مطابق اختیار کرنا چاہے اس میں حقیقتِ اسلام کی نمایاں جھلک نظر آتی ہو۔ چنانچہ ایک اقتباس یہاں درج کیا جاتا ہے:۔

”تمہارا دین اسلام ہے۔ اسلام کے معنے ہیں خدا کے آگے گردن ؎

؎ رکھ دینا۔ جس طرح ایک بکرا ذبح کرنے کی خاطر مُنہ کے بل لٹایا جاتا ہے اسی طرح تم بھی خدا کے احکام کی بجاآوری میں بے چون و چرا گردن رکھ دو۔ جب تک کامل طور سے تم اپنے ارادوں سے خالی اور نفسانی ہوا و ہوس سے پاک نہ ہو جاؤ گے تب تک تمہارا اسلام اسلام نہیں ہے“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۸)

میدانِ حشر کے تصوّر میں

یہ بلیغ اور بلند شان نظم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نہایت ہر دلعزیز نظم ہے۔ اکثر احباب تقاضا کرتے رہتے ہیں کہ اسے بار بار الفضل میں شائع کیا جائے۔ پہلی بار یہ نظم الفضل مورخہ ۵ ۶/۵۲ میں شائع ہوئی تھی احباب کی خواہش کے مطابق آج پھر شائع کی جا رہی ہے۔ اور دعا ہے کہ سیدہ ممدوحہ کو اللہ تعالیٰ ہر تکلیف اور آزار سے محفوظ رکھے اور تا دیر آپ کا سایہ ہمارے سروں پر رہے۔ آمین

نہ روک راہ میں مولا! شتاب جانے دے
کُھلا تو ہے تری ”جنت“ کا ”باب“ جانے دے
مجھے تو دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے یُونہی
حساب مُجھ سے نہ لے ”بے حساب“ جانے دے
سوال مُجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اے ”لاجواب“ جانے دے
مرے گُنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے
تُجھے قسم ترے ”ستّار“ نام کی پیارے
بروئے حشر سوال و جواب جانے دے
بُلا قریب کہ یہ ”خاک“ پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹّی خراب جانے دے
رفیقِ جاں مرے۔ یارِ وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی؟ پردہ دار مرے

اسلام کسی قسم کے سوشلزم کی اجازت نہیں دیتا

مجلس عرفان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصریحات

ربوہ ۲۰ فروری ۱۹۶۹ء (تبلیغ ۱۳۴۸ ہش) بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک میں احباب کے درمیان تشریف فرما رہے اور مختلف مواضیع پر گفتگو فرماتے رہے۔ اسلام اور سوشلزم کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا:-

اس وقت پاکستان میں

مذہب کی طرف ایک رَو

پیدا ہو رہی ہے۔ غالباً وہ کمیونزم کے ردِّ عمل کے طور پر ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

کئی سال سے روس نے یہ کہنا شروع کیا ہے کہ اسلام اور سوشلزم ایک ہی ہیں اور وہ مصر اور دوسرے عرب ممالک کے علماء سے مضامین لکھوا کر روس سے شائع کراتا اور انہیں دنیا میں پھیلاتا ہے۔

سرمایہ داری میں ذرائع آمد بھی افراد کے پاس ہوتے ہیں یعنی وہ جس طرح چاہیں کمائیں اور خرچ کے ذرائع بھی ان کے پاس ہوتے ہیں۔ انہیں آزادی حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔

کمیونزم نے ذرائع آمد کو محدود کر دیا ہے

اس نے افراد کو آمد کے ذرائع میں آزادی نہیں دی بلکہ حکومت جو چاہے کسی کو دے۔ اس کے مقابل پر اس نے خرچ پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ کوئی فرد جہاں چاہے خرچ کرے۔ چاہے وہ شراب پی لے چاہے کوئی اور کام کرے۔ اسلام نے آمد اور خرچ دونوں پر پابندیاں لگائی ہیں۔ لیکن ان میں بڑی وسعت ہے۔ اگر کسی کا دماغ اچھا ہے۔ تو وہ تجارت میں جتنا چاہے کما لے۔ وہ ایک کروڑ روپیہ بھی کما لے تو اس پر کوئی پابندی نہیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ حلال ذرائع سے کما سکے لیکن جب خرچ کا وقت آتا ہے تو اسلام نے بعض پابندیاں لگائی ہیں۔ مثلاً اس نے کہا ہے فضول خرچ نہ کرو۔ سادہ زندگی گزارو۔ اور عیش کی تو اس نے ساری چیزیں ہی ختم کر دی ہیں۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے۔ کہ تمہارا مال تمہارا نہیں اس میں دوسروں کا بھی حصہ ہے۔ لہذا اس میں سے دوسروں کا حصہ نکالو۔ اور حکومت سے کہا ہے۔ کہ تم ان سے دوسروں کا حصہ لو۔ اس طرح اسلام کمیونزم کے بھی خلاف ہو گیا کیونکہ اسلام نے آمد کے سلسلہ میں کسی فرد پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ وہ جتنا چاہے کمائے پھر اسلام سرمایہ داری کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ اس نے افراد پر خرچ کے بارہ میں بہت سی پابندیاں لگا دی ہیں

جو شخص خالص سرمایہ دار ہے

وہ تو ایک لاکھ روپیہ کے ہوتے ہوئے بھی کمی محسوس کرتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے کہ فلاں تصویر پانچ لاکھ روپیہ میں ملتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ خرید لوں لیکن روپیہ پاس نہیں اس لئے اپنی خواہش کو پورا نہیں کر سکتا۔ لیکن اسلام ایسے اخراجات کی اجازت نہیں دیتا اور نہ صرف اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ ایک مسلمان سے دوسروں کے لئے کچھ لے بھی لیتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ اس کا تمہیں ثواب ملے گا یعنی خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ تم دوسروں کا حق دو۔ میں تمہیں ثواب دوں گا۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ کی یہ کتنی رحمت ہے کہ وہ ایک طرف کہتا ہے اس مال میں جو تمہارے پاس ہے دوسروں کا بھی حق ہے تم ان کا حق دو اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ اگر تم دوسروں کا حق دو گے تو ہم ثواب دیں گے۔

جو لوگ یہ شور مچاتے ہیں کہ اسلام اور سوشلزم ایک ہی ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ اسلام اسلام ہی ہے۔ یہ نہیں کہ اسلام کسی خاص شکل اور قسم کے کمیونزم کی اجازت نہیں دیتا بلکہ

اسلام کسی قسم کے سوشلزم کی بھی اجازت نہیں دیتا

اگر سوشلسٹوں کے نزدیک اسلام اور سوشلزم میں کوئی فرق نہیں۔ تو وہ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔ مسلمان ہونے میں انہیں کونسی روک ہے۔ اسلامی زندگی میں صرف پیسہ کو ہادی سمجھا جائے۔ اسے نہ عقل مانتی ہے۔ اور نہ یہ مذہب کا حصہ ہے۔ اگر حکومت سب کچھ چھین لے۔ اور کہے کہ ہم تمہیں اتنا دیں گے۔ کہ تمہیں بھوکا رہنے نہیں دیں گے تمہیں ننگا نہیں رہنے دیں گے۔ تو جہاں تک ظاہری اور جسمانی ضروریات کا سوال ہے۔ وہ کم سے کم تو پوری ہو گئیں۔ لیکن دائرہ استعداد میں کمال تک پہنچنے کا انتظام تو نہ ہوا۔ پھر اگر انہوں نے جذبات کا گلا گھونٹ دیا۔ اور ثواب سے محروم کر کے انسان کو ابدی نعمتوں سے محروم کر دیا تو کیا فائدہ؟

غمگساروں سے احتراز سا ہے

غمگساروں سے احتراز سا ہے
آپ کا دل بھی رنج ساز سا ہے

دیکھئے زندگی کی راہوں میں
کچھ نشیب اور کچھ فراز سا ہے

وقت نے کب کسی کا ساتھ دیا
لمحہ لمحہ زمانہ ساز سا ہے

تھام لیں جو سہارا مل جائے
پھر فضاؤں میں اہتزاز سا ہے

رو دیئے جب کسی نے چھیڑ دیا
دل ہمارا ابھی کچھ گداز سا ہے۔

ہم نے دیکھا ہے ارضِ ربوہ کو
خاک اس کا بھی کچھ حجاز سا ہے

داغِ ہجرت یہ اپنے کام آئی
اس کی مٹی پہ ہم کو ناز سا ہے

اس کی تقدیر کی بلندی پر
اس کا ہر ذرہ سرفراز سا ہے۔

کس کے در کا فقیر ہے ناہید
ساری دنیا سے بے نیاز سا ہے

عبد المنان ناہید

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار
الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع

مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی تحصیلدار ریٹائرڈ حال ربوہ

مسجد قبا

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچھ دنوں کے لئے مدینے سے بالکل قریب ہی ایک چھوٹی سی بستی قبا میں تشریف فرما رہے تھے۔ جو چار دن یا چودہ دن کا قلیل قیام تھا اس عرصہ قیام چار یا چودہ دن قیام میں اختلاف ہے۔ چنانچہ اس دوران قیام میں باقاعدہ اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے حضور صلعم نے قبا بستی میں بھی اپنے دست مبارک سے ایک مسجد کی بنا ڈالی جو مسجد قبا کے نام سے مشہور ہوئی۔ مسجد قبا کی تعمیر صرف اینٹ اور پتھر جا کر صرف حد بندی کی گئی تھی۔

تعمیر مسجد نبوی

حضور نے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی پہلی عبادت گاہ تعمیر فرمائی تھی۔ جہاں مسجد نبوی تعمیر کی گئی۔ یہی وہ مبارک جگہ تھی۔ جہاں ہجرت کے بعد مدینہ پہنچنے پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ حضور صلعم کا ارشاد گرامی تھا کہ میں وہیں سواری سے اتروں گا جہاں یہ اونٹنی بیٹھے گی۔ کیونکہ اسے قدرت کی طرف سے میرے اترنے کی جگہ بتا دی گئی ہے۔ اس جگہ ہجرت سے پہلے بھی نماز ہوتی تھی۔ حضرت ابو امامہ اور اسعد بن زرارہ رضی اللہ یہاں جماعت سے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس وقت اس جگہ صرف ایک لمبی دیوار تھی۔ اور یہاں کھجوریں سکھائی جاتی تھیں۔ اور کچھ کھجور کے درخت بھی تھے۔ اور ایک طرف مشرکوں کی قبریں تھیں۔ یہ جگہ دو یتیم انصاری لڑکوں سہل اور سہیل کی تھی۔ امام زہری رض کا بیان ہے کہ یہ جگہ مسجد نبوی کے لئے یتیم لڑکوں کو دس دینار معاوضہ ادا کر کے خریدی گئی تھی۔ چنانچہ کھجور کے درخت کٹوا کر قبلہ رو باڑ لگوا دی گئی تھی۔ اور مشرکوں کی قبروں کو کھدوا دیا گیا تھا۔ اس طرح جب یہ جگہ صاف اور ہموار ہو گئی تو نقشہ سرور کائنات صلعم نے خود مسجد نبوی کا خاکہ سوچا اور پھر حضور صلعم کی مسجد کی تعمیر خدا کا نام لے کر شروع کر دی تھی۔

مسجد نبوی کا پایہ پتھر کا تھا جو تین ہاتھ چوڑا تعمیر کیا گیا تھا اور دیواروں میں کچھ اینٹیں لگا دی گئی تھیں جن کی لمبائی ستر ہاتھ اور چوڑائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ اور قبلہ بیت المقدس کی جانب بنایا گیا تھا کیونکہ اس وقت تک مکہ معظمہ کے قبلہ قرار دینے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

مزدوری

تعمیر مسجد میں آقائے دو جہاں صلعم خود مسجد کی بنیاد کھودنے پتھر اور مٹی ڈھونے میں لگ گئے تھے۔ اور اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں کی پہلی عبادت گاہ کی داغ بیل خود ڈال رہے تھے۔ چنانچہ کبھی تو دست مبارک مٹی میں اٹے ہوتے اور کبھی لباس مقدس پر داغ دھبے پڑ جاتے تھے۔ پہلے کچی اینٹوں کی دیواریں اور کھجور کی ٹہنیوں کی چھت تھی۔ یعنی کھجور کے پتوں کی چھت۔ یہ ایک سائبان سا تعمیر ہوا تھا

افضلیت

اس مسجد نبوی میں پڑھی ہوئی ایک نماز دوسری مسجدوں کی پڑھی ہوئی ہزار نمازوں کے برابر کا درجہ رکھتی ہے جو شخص بھی گھر سے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی نیت سے وضو کر کے چلے اور اس مسجد میں پہنچ کر نماز ادا کرے وہ ایک حج کے برابر ثواب کا مستحق سمجھا جاتا ہے یہاں ہی مسجد کا وہ منبر ہے جس کے بارے میں ارشاد نبوی ہے کہ میرا منبر حوض کوثر پر ہے اور میرا منبر جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری پر ہے۔

اغراض

اجتماعی عبادت کے مقصد اور میل جول کے لئے ایک مرکزی مقام کی ضرورت کو بہت سادہ طریقے پر پورا کیا گیا۔ یعنی دھوپ سے بچاؤ اور سکون وسکوت یہ دو اغراض اس مقصد میں مضمر تھیں۔

ایوان حکومت

۱۔ یہ مسجد ایوان حکومت بھی تھی

۲۔ یہاں ہی بیٹھ کر مشورے ہوتے تھے

۳۔ سفیروں سے ملاقاتیں فرماتے تھے

۴۔ جنگ کے نقشے بنائے جاتے تھے

۵۔ سپہ سالاروں کو احکام جاری ہوتے تھے۔

۶۔ اور نظم ونسق کا سارا کام یہاں ہی ہوتا تھا

حجرے

مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی امہات المومنین رضی اللہ کے حجرے بھی بنائے گئے۔ جو پہلے پہل دو تھے بعد میں اور تعمیر ہو کر ایزاد ہوتے گئے تھے۔

توسیع اوّل (بعہد مبارک حضور صلعم)

فتح خیبر کے بعد ۷ ہجری مطابق ۶۲۸ء کو حضور نے نمازیوں کے لئے مسجد کی توسیع کی ضرورت محسوس فرمائی۔ چنانچہ مسجد کی توسیع کر کے اسے چوکور شکل میں اس دفعہ تعمیر کیا گیا تھا۔ جس کی لمبائی سو ہاتھ اور چوڑائی بھی سو ہاتھ کر دی گئی تھی۔ چوڑائی کے لئے کچھ مزید زمین کی ضرورت تھی۔ چنانچہ مسجد کے ملحق ہی ایک جگہ ایک انصاری صحابی کی تھی۔ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہلوایا کہ "زمین کے اس ٹکڑے کو جنت کی ایک عمارت کے بدلے دے سکتے ہو" حضرت عثمان رض کو جب یہ علم ہوا تو انہوں نے ان انصاری صحابی سے دس ہزار درہم میں ان سے اس زمین کا سودا کیا۔ اور ان انصاری صحابی کو قیمت متذکرہ اپنی گرہ سے ادا کر کے زمین حضور صلعم کی خدمت بابرکت میں خود خرید کر اپنی طرف سے پیش کر دی۔ چنانچہ اس طرح حضرت عثمان رض کو جنت کی بشارت میسر آئی۔ اسی طرح لشکر عسرہ کا سامان جہاد مکمل کرنے پر بھی اسی مسجد نبوی کے منبر سے حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ "اب عثمان کے جرم و گناہ ان کو تکلیف نہ دیں گے"۔

جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے کہ مسجد نبوی کا ایک ہی منبر تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی مدینہ منورہ میں دیگر نو مساجد تعمیر ہو گئیں تھیں۔ ان میں سے بعض پتھر کی مساجد بھی تعمیر شدہ تھیں اور ان پتھروں پر گل بوٹے بھی بنے ہوئے تھے اور کسی کسی میں خوبصورت کام بھی کئے ہوئے تھے۔

توسیع دوئم (بعہد حضرت عمر فاروق)

توسیع ثانی کا خیال سب سے پہلے حضرت عمر رض خلیفہ ثانی کے ذہن میں ۱۷ ہجری مطابق ۶۳۸ میں مسجد کا نمازیوں کے لئے ناکافی ہونے کی وجہ سے آیا۔ حضرت عمر رض نے فرمایا اگر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنتا کہ اس مسجد کی توسیع کرنا ہے تو ہرگز اس کی توسیع ثانی کا خیال بھی نہ کرتا۔ کیونکہ اس زمانہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کردہ مسجد اپنی اصلی حالت میں تھی جو ہی پتھر کی بنیادیں تھیں وہی کچی مٹی کی دیواریں وہی کھجور کے تنوں کے ستون۔ وہی کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کی چھت۔ یعنی کچی دیواروں کا سائبان ہی تھا۔

اس توسیع میں حضرت عباس رض کا پورا مکان اور حضرت جعفر طرار رض کا نصف حصہ مکان مسجد میں لے لیا گیا۔ اس طرح مسجد کے مغرب کی جانب دو ستون اور بڑھا دیئے گئے۔ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رکھی ہوئی بنیادوں کو جوں کا توں رکھا گیا۔ اور مشرق کی سمت بھی کچھ حصہ بڑھایا گیا۔ اضافہ کئے ہوئے حصہ میں جو سامان لگایا گیا تھا۔ وہ ویسا ہی تھا جیسا رسالت پناہ صلعم نے استعمال فرمایا تھا۔ بجانب غرب دو ستون بڑھانے سے کوئی بیس ہاتھ کی یہ جگہ نکل آئی تھی۔ اور قبلہ رو ایک کمان نکلوائی جس کی چوڑائی دس ہاتھ تھی۔ اب مسجد کا طول ایک سو چالیس ہاتھ اور عرض ایک سو بیس ہاتھ ہو گیا تھا۔ اور مسجد کے دروازے چھ کر دیئے گئے تھے مسجد کے مشرقی کنارے پر ایک چبوترہ بنایا گیا تھا۔ اسے بطیحی نام دیا گیا تھا۔ اس چبوترے پر بیٹھ کر مسلمان زندگی کے مختلف معاملات کے بارے میں بات چیت کیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رض کی وفات کے بعد سے طرز تعمیر مساجد میں دلکشیوں کا اضافہ ہوتا گیا ہے۔

توسیع سوئم (بعہد حضرت عثمان غنی رض)

دوسری توسیع کے کوئی بارہ سال بعد نمازیوں کی کثرت کے باعث حضرت عثمان خلیفہ ثالث نے اپنی خلافت کے پانچویں سال میں پوری مسجد کو از سر نو وسیع کر کے تعمیر کروایا آپ خود بھی سنت نبوی صلعم کی پیروی میں تعمیر مسجد کا کام کرتے رہے تھے۔ آپ نے توسیع مسجد کا کام یکم ربیع الاول ۲۹ ہجری بمطابق ۶۴۹-۶۵۰ء سے شروع کیا۔ اور یکم محرم ۳۰ ہجری کو تعمیر کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ آپ دوران تعمیر مسجد سے کبھی باہر نہ جاتے۔ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز رہتے تھے۔ اس تعمیر و توسیع مسجد میں آپ نے حضرت جعفر طرار رض کا باقی ماندہ نصف حصہ مکان بھی تعمیر میں لے لیا تھا۔ تعمیر میں تراشے ہوئے پتھر کی دیواریں اور ستون بنائے گئے۔ چھت میں لکڑی لگائی گئی۔ دروازے بدستور چھ ہی رہے۔ اس دفعہ مسجد ۱۶۰ ہاتھ لمبی۔ اور ۱۵۰ ہاتھ چوڑی ہو گئی تھی اور ہر دیوار خط مستقیم پر تعمیر ہوئی تھی۔ صحن بھی کشادہ چھوڑا گیا تھا۔ روشنی اور ہوا کے لئے بھی معقول انتظام رکھا گیا تھا۔

حضرت عثمان رض کے عہد خلافت میں جو تعمیر و توسیع ہوئی تھی اس میں مسلمانوں کی طرز تعمیر اور دلکشیوں کا فرق واضح ہے۔ اور مسجد کی قدرے معمولی زیب وزینت کا بھی اہتمام ہوا تھا۔ اگرچہ اس زیب وزینت کا کچھ بہت زیادہ اہتمام نہ ہو سکا تھا۔ بلکہ آپ کے عہد خلافت تک مسجد نبوی بہت حد تک سادہ حالت میں ہی رہی تھی۔

توسیع چہارم

(بعہد ولید بن عبدالملک)

بنی اُمیہ کے چھٹے فرمانروا ولید بن عبدالملک کا زمانہ ۸۸ ہجری مطابق ۷۰۶/۷۰۷ عیسوی ہے۔ ولید بن عبدالملک نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ گورنر مدینہ کے نام توسیع مسجد نبوی کے لئے خط لکھا۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے جب ماہ ربیع الاوّل توسیع کا کام شروع کیا تھا تو آپ کو بھی مسجد کے اُس پاس کے مقامات حاصل کرنے پڑے اور صالح بن کیسان کو مسجد کے تمام کاموں کی نگرانی سونپ دی اور علمائے مدینہ میں حضرت قاسم بن محمد۔ سالم بن عبداللہ۔ ابوبکرؓ بن عبدالرحمٰن۔ عبیداللہ بن عبداللہ خارجہ بن زید۔ عبداللہؓ بن عبداللہ بن عمر مسجد کی جگہ نئی عمارت مسجد تعمیر کرنے میں ان کی ہر طرح مدد کرتے رہے۔

ولید کی تحریک پر قیصرِ روم نے ایک لاکھ مثقال سونا۔ چالیس اونٹوں پر خوبصورت کام کئے ہوئے پتھر اور گل بوٹے بنانے کا سامان بھیجا۔ اور رومی مزدوروں کی بھی ایک جماعت کام کرنے کے لئے مدینہ بھیجی جن میں شام و مصر کے کوئی سو آدمی تھے اور ولید نے کچھ معمار مدائن سے بلوائے تھے۔ یہ مدائن کے معمار وہ تھے جو شاہان کسریٰ کے لئے شاندار عمارتیں تعمیر کرتے تھے۔ ولید کی کوشش یہ تھی۔ کہ مسجد کی تعمیر مضبوط اور شاندار ہو۔ کیونکہ یہ توسیع حضرت عثمان غنیؓ کی توسیع و تعمیر کے ستاون سال بعد ہو رہی تھی۔ اس دفعہ پھر پوری مسجد کو مسمار کر کے ازسرِ نو تعمیر کیا گیا تھا۔ اور مسجد کو اس مرتبہ اور بھی کشادہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ مغرب کی جانب دو دکانیں بڑھائی گئیں اور مشرق میں تین ستونوں کی جگہ کا اضافہ ہوا اور صحن مسجد میں چودہ ستونوں کی چار صفیں بنائی گئیں اور پوری عمارت پتھر کی تعمیر ہوئی۔ بنیادوں میں پتھر اور لوہے سے کام لیا گیا۔ تمام دیواروں، ستونوں اور چھت پر سونے کا کام کیا گیا۔ ایک ایک محراب کے بنانے اور سجانے میں بہت بڑا اہتمام کیا گیا۔ عمدہ سے عمدہ مینا کاری کی گئی۔ ایک طرف کی دیوار جو قبلہ رُخ تھی۔ اس کی تعمیر پر ہی پینتالیس ہزار اشرفی خرچ آیا تھا۔ مسجد میں ایک فوارہ بنایا گیا۔ فرش اور دیواروں پر ٹائیلیں لگائے گئے۔ اس طرح ولید کے دور میں مسجد نبویؐ کی تعمیر و توسیع بہتر سے بہتر منصوبہ سے تیار ہوئی۔ کوئی تین سال کے عرصہ میں مسجد نبویؐ کی تعمیر مکمل ہوئی تھی۔

چوہدری غلام سرور صاحب مرحوم

از مکرم نصر اللہ خان صاحب ۵۵/۵/۲

والد مرحوم چوہدری غلام سرور صاحب تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ ابھی ان کی عمر بہت چھوٹی تھی کہ کسی نے ذکر کیا کہ قادیان میں ایک بزرگ ہیں جو امام مہدی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل نے اسی وقت گواہی دی کہ وہ سچے ہیں اس کے بعد مرحوم ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اپنے بڑے لڑکے بھائی حضرت نواب محمد دین مرحوم کے پاس چلے گئے۔ جو ان دنوں کانونی افسر تھے وہاں سے تحریری بیعت کا خط لکھا اُس وقت ان کی عمر ۱۶ سال کی ہوگی۔ چونکہ جماعت میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ قبولیت بیعت کا خط آنے پر حضرت نواب صاحب مرحوم نے گھر میں ذکر کیا کہ غلام سرور نے بیعت کر لی ہے۔ اس پر نواب صاحب مرحوم کے اہلیہ صاحبہ نے پوچھا کہ کیا آپ کے بھائی نے یہ اچھا کیا؟ نواب صاحب نے فرمایا کہ ہاں میں دیکھتا ہوں کہ جو لوگ احمدی ہو جاتے ہیں وہ نمازیں بہت پڑھتے ہیں۔ والد صاحب چھوٹی عمر سے ہی بڑے نیک تھے اور نماز میں اور چندہ کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ تھے۔ دعا کا شاید ہی کوئی موقعہ ہو جو ہاتھ سے جانے دیتے ہوں کھانا کھانے کے بعد۔ کسی دینی کے سفر پر جانے سے پہلے مجلس ختم ہونے کے بعد کوئی کام شروع کرنے سے پہلے آپ ہمیشہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے۔ قادیان اور ربوہ جاتے تو نمازیں مسجد مبارک میں ادا کرتے۔ سردی ہو یا گرمی۔ اس کی کوئی پرواہ نہ ہوتی تھی۔ مجلس مشاورت جلسہ سالانہ اجتماع انصار اللہ کی تقریبات میں ضرور شامل ہوتے۔ تبلیغ کا ازحد شوق تھا۔ ان کے ساتھ چھوٹی عمر میں اکثر سفر کرنے کا موقعہ ملتا سفر شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک تبلیغ جاری رکھتے۔ سکھوں۔ ہندوؤں۔ عیسائیوں مسلمانوں سب کو تبلیغ کرتے تھے۔ ان کی تبلیغ میں بہت سادگی ہوتی جو کہ سب پر اثر انداز ہوتی۔ شروع میں اپنے بھائی حضرت غلام حسن صاحبؓ سفید پوش کے ساتھ زراعت میں مدد کرتے رہے اس کے بعد ملازمت اختیار کی۔ پٹواری اور قانونگو رہے۔ کبھی ایک پیسہ کا لالچ بھی دل میں نہ آیا۔ تحصیل میں نمبرداری کی منتقلی کا کام اُن کے سپرد تھا۔ اہلکار نے بتایا اس کام کے لئے کبھی کسی کو میرے پاس آنے کی ضرورت نہ تھی میں خود حکم ان کے گھر بھجوا دیا کرتا تھا۔ لیکن ملازمت انہیں راس نہ تھی اکثر دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمین عطا کرے۔ چنانچہ اوکاڑہ کے پاس اللہ تعالےٰ نے ان کو زمین عطا کی۔ جو موقعہ کے لحاظ سے بہت اچھی تھی ۔۔۔ اللہ تعالےٰ پر ہر دم بھروسہ تھا۔ اگر کبھی فصل کم بھی ہوتی تو بھی یہ سمجھ کر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے کہ اگر دتنی پیداوار بھی نہ ہوتی تو پھر کیا کرتا۔ باوجود نمبردار اور زمیندار ہونے کے مقدمہ بازی کے قریب بھی نہیں جاتے تھے۔ بلکہ اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب ہمارے پٹرول لمپ کو توڑ دیا گیا تو مجھے مقدمہ کرنا پڑا لیکن جب والد صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے فوراً صلح کرا دی اور مقدمہ واپس لے لیا۔ جس کی وجہ سے میں مالی اور وقت کے ضیاع سے بچ گیا۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہوا تھا۔ لہٰذا حضورؑ کی عظمت اور شان کا ان پر بڑا اثر تھا۔ اکثر اس بات پر فخر محسوس کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو حضورؑ کی زیارت کا موقع بخشا۔ ان کی مجلس بڑی دلچسپ ہوا کرتی تھی۔

مزدور کا معاوضہ نہ صرف کام ختم ہونے پر بلکہ بسا اوقات پیشگی ادا فرما دیا کرتے تھے۔ اپنے بچوں کو بڑی عزت سے مخاطب فرماتے تھے طب کا علم بھی کچھ پڑھا ہوا تھا۔ ان کے بعض طبی مشورے صحت کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

هر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

امانت تحریک جدید کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب کرام حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی جملہ رقوم امانت تحریک جدید میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

شانِ خاتم الانبیا صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت

پتہ صاف لکھیے

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مخلصین سے خطاب

فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔ اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو؟"

تحریک جدید کا سال رواں ۳۰ اخاء / ۳۱ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے احباب کو اپنے وعدوں کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایوانِ محمود

بعض احباب ایسے ہیں جنہوں نے ایوان محمود کی تعمیر کے لئے عرصہ ہوا وعدے کئے تھے مگر ابھی تک یا تو بالکل ادائیگی نہیں کی یا بہت کم رقم ان کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

ایسے احباب سے التماس ہے کہ براہ کرم فوری طور پر اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ سابقہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء ۱۳۴۸ ہش (اکتوبر ۱۹۶۹ء) ربوہ میں منعقد ہوگا۔ قائدین سے التماس ہے کہ

۱- تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں سے اطلاع دیں۔

۲- خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

۳- خدام کو اجتماع پر ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے ابھی سے تیار کرنا شروع کریں۔

۴- شوریٰ کے لئے تجاویز مجلس عاملہ کی منظوری سے ۱۰ ارتبوک (ستمبر) سے پہلے بھجوا دیں۔ مختلف امور سے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

تاریخ امتحان۔ ۱۹ ؍ ۹ (ستمبر) برائے ربوہ - ۲۱ ؍ ۹ برائے بیرونجات

نصاب (۱) ترجمہ قرآن کریم نصف دوم پارہ دہم

(۲) ارکان صلوٰۃ کی صحت

(۳) قضائے حاجت کے لئے جانے سے قبل اور فراغت سے بعد کی دعائیں۔

نوٹ:- یہ دعائیں مجلس کے کتابچہ "ضروری ہدایات" میں درج کر دی گئی ہیں۔

(قائد تعلیم)

امراء پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں

ایک شخص جو اپنا نام محمد اکبر اور کبھی رانا محمد علی بیان کرتا ہے۔ مختلف بہانوں سے جماعت کے لوگوں کو دھوکہ دے کر ٹھگ رہا ہے۔ بہت باتونی ہے۔ رانا فیملی اور جماعت کے بڑے بڑے بزرگوں کا نام لے کر لوگوں پر اعتماد جما لیتا ہے۔ اپنے آپ کو سندھ کا زمیندار ظاہر کرتا ہے۔ اپنے لڑکوں کے متعلق بیان کرتا ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور ان کے رشتہ کے لئے لوگوں کو دھوکہ دے کر روپیہ ٹھگ رہا ہے۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ پیسٹ مرٹا۔ چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی رنگ سیاہی مائل۔ اکثر سفید قمیص اور سفید شلوار۔ سر پر پگڑی کا سفید کلاہ پہنتا ہے۔ بعض دفعہ سیاہ جناح کیپ اور سفید یا خاکی تہبند پہنتا ہے۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و جملہ احباب جماعت اس ٹھگ سے ہوشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں صرف ایک ماہ کیلئے ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے جو چوبیس گھنٹے آن ڈیوٹی رہے گا۔ علاوہ تنخواہ -/۶۵ روپے کھانا بھی دیا جائے گا۔ امیدوار کی تعلیم کم از کم پانچویں چھٹی جماعت تک ضرور ہونی چاہیئے نیز سائیکل چلانا جانتا ہو اور ہر طرح سے قابل اعتماد ہو۔ ضرورت مند امیدوار اپنے امیر جماعت یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں لے کر مؤرخہ ۳۰ اگست کو اپنے خرچ پر ۱۱ بجے صبح دفتر کالج میں ملاقات پہنچ جائیں۔ صرف خط لکھنے کا فائدہ نہ ہوگا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم میاں عبد المجید صاحب وہیرہ کی بہو کئی سال سے بعارضہ ٹی۔ بی بیمار ہیں اور آجکل کوئٹہ سینی ٹوریم میں داخل ہیں۔ حالت تسلی بخش نہیں۔ مریضہ کے کئی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مریضہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(شریف احمد امینی مبلغ انچارج صوبہ بنگال)

۲- میرے والد جان مکرم الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری حال ربوہ ہفتہ عشرہ سے پیشاب کی بندش کی وجہ سے سخت بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

طارق محمود ظہور ابن علام اختر خان ظہور انسپکٹر بیت المال نیکٹری ایریا ربوہ

۳- عزیزی صالحہ فردوس اہلیہ چوہدری سعید احمد صاحب میڈیکل ڈسپنسری پھتوعود ضلع میرپور خاص گذشتہ دنوں سخت بیمار ہو گئی تھیں۔ اب نسبتاً افاقہ ہے۔ جملہ احباب کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

۴- خاکسار کے چھوٹے بھائی نثار قطب احمد بٹ کے چار لڑکیاں ہیں۔ نرینہ اولاد کے لئے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے نیز میری لڑکی فرحت بٹ کچھ عرصہ سے بیمار ہے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نیاز قطب احمد بٹ پشاور)

۵- میرے والد صاحب چند دنوں سے کھانسی و بخار اور دردوں کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد صدیق خان لاہور)

۶- مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی کے والد ماجد مکرم محمد صادق صاحب فاروقی ان دنوں کوئٹہ میں بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

۷- میری اہلیہ صاحبہ بیماری کی وجہ سے کافی کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو کامل صحت عطا فرمائے۔ (عبد الرشید نسیم چک ۲۸۹ ج ب سرشمیر روڈ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مسجد اقصیٰ میں ہولناک آگ بھڑک اٹھی

بیت المقدس ۲۲ر اگست۔ مسلمانوں کے قبلہ اول اور اسلام کی قدیم ترین عبادت گاہ مسجد اقصیٰ میں مقامی وقت کے مطابق صبح سات بجے خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ اور نو بجے تک مسجد کی چھت کا ایک حصہ شہید ہو گیا۔ آگ پر قابو پانے کی کوشش کئی گھنٹے بعد بھی کامیاب نہیں ہو سکیں۔ اس المناک حادثے کے بعد شہر میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان زبردست جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں اور ان پر قابو پانے کے لئے شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے مسلمانوں نے الزام لگایا ہے کہ یہودیوں نے اسرائیلی حکومت کے ایماء پر مسجد کو آگ لگائی ہے تاکہ اسے شہید کر کے اس کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا دیرینہ خواب پورا کر سکیں۔ عالم عرب میں مسجد اقصیٰ کو آگ لگانے کے خلاف زبردست رد عمل ہوا ہے اور عرب ممالک کے دارالحکومتوں میں اسرائیل کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔

اندرا گاندھی اپنے مخالف وزراء کو برطرف کر دیں گی

نئی دہلی ۲۲ر اگست۔ بھارت کے صدارتی انتخاب میں آزاد امیدوار مسٹر وی وی گری کی کامیابی کے بعد جو انہیں وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کی بھرپور حمایت کی بدولت حاصل ہوئی ہے حکمران کانگریس پارٹی کا مستقبل تاریک ہو گیا ہے اب یہ بات یقینی ہے کہ مسز گاندھی اپنی کابینہ میں بڑے پیمانے پر ردوبدل کریں گی۔ اور اپنے مخالف وزراء کو برطرف کر کے بائیں بازو کے سوشلسٹ عناصر کو کابینہ میں شامل کریں گی۔ یہ بات بھی وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اب وہ اپنی سوشلسٹ پالیسیوں پر نئے ولولے اور عزم کے ساتھ عمل درآمد کریں گی اور کسی قسم کا بیرونی دباؤ قبول نہیں کریں گی ان کی سوشلسٹ پالیسیوں کا آغاز گزشتہ ماہ اس وقت ہو گیا تھا جب انہوں نے بھارت کے چودہ بڑے بینکوں کو سرکاری ملکیت بنا لیا تھا

اسرائیل اور مصر کی فوجوں میں خونریز جنگ

قاہرہ ۲۲ر اگست۔ نہر سویز کے آر پار کل تیرہ گھنٹے تک متحدہ عرب جمہوریہ اور اسرائیل کی فوجوں میں خونریز جھڑپیں ہوتی رہیں۔ اسرائیل کے متعدد فوجی زخمی ہوئے اس کے علاوہ اس کے دو ٹینک اور چھ فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں متحدہ عرب جمہوریہ کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ سب سے خوفناک جھڑپیں پورٹ توفیق کے علاقہ اور اسماعیلیہ کے جنوب میں ہوئیں ان جھڑپوں میں اسرائیل کے کم از کم پندرہ فوجی شدید زخمی ہوئے۔ ادھر قاہرہ میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کمیٹی نے مقبوضہ عرب علاقوں میں عرب باشندوں پر ہونے والے مظالم کے واقعات سنے گواہوں نے کمیٹی کے سامنے مظالم کے وہ واقعات سنائے جو ان پر اسرائیلی حکام نے کئے تھے ان گواہوں نے بتایا کہ اسرائیلی فوجوں نے ان کے گھروں کو تباہ کر دیا اور عرب مردوں عورتوں اور بچوں پر شدید مظالم کئے۔

ڈاکٹر برنارڈ دو اور دل منتقل کریں گے

لندن ۲۲ر اگست۔ پیوندی قلب کے ممتاز سرجن ڈاکٹر کرسچین برنارڈ نے کہا ہے کہ وہ آئندہ چند ماہ میں دل کی تبدیلی کے دو اور اپریشن کریں گے۔ برطانوی ٹیلی ویژن کمپنی سے کیپ ٹاؤن میں ایک انٹرویو کے دوران انہوں نے کہا کہ میں نے اس سلسلہ میں دو مریضوں کا انتخاب کر لیا ہے ان کا اپریشن اسی وقت ہو گا جب دل کا عطیہ دینے والے مل جائیں گے۔

پاک بھارت سرحدی افسروں کی کانفرنس

ڈھاکہ ۲۲ر اگست۔ مشرقی پاکستان اور آسام کے لینڈ ریکارڈز اور سروے کے ڈائریکٹروں کی تین روزہ کانفرنس ڈھاکہ میں شروع ہو گئی۔ کانفرنس میں مشرقی پاکستان اور آسام کی درمیانی سرحدوں کے نقشے کو آخری شکل دی جائے گی۔ ان سرحدوں کی نشان بندی پہلے ہی سے کی جا چکی ہے توقع ہے کہ کانفرنس کرو سلہٹ، متحدہ خاصی کا پہاڑیوں اور سلہٹ کچھر سیکٹر کے بارے میں نشان بندی کا بے متعلق فریقین نے جو آخری رپورٹیں تیار کی ہیں ان پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

اقتصادی رابطہ کمیٹی کا اجلاس

اسلام آباد ۲۲ر اگست۔ پاکستان کی اقتصادی رابطہ کمیٹی کا وزیر خزانہ مسٹر مظفر علی قزلباش کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں تجارت اور صنعت کے وزراء کے علاوہ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین نے بھی شرکت کی

ایک ہی خاندان کے ۴ افراد کا ہولناک قتل

ملتان ۲۲ر اگست۔ ملتان کے نواحی گاؤں کیان پور میں نو افراد کے ایک گروہ نے اسی گاؤں کے ایک کنبے کے چار افراد کو کلہاڑیوں سے وار کر کے نہایت بے دردی سے ہلاک کر دیا مقتولین کے کنبے کے سربراہ محمد علی نے کچھ عرصہ قبل ایک ملزم کے بھائی کو مبینہ طور پر قتل کر دیا تھا جس کے لئے وہ آج کل جیل میں سزائے قید بھگت رہا ہے۔

پاکستان کے بہتر مستقبل کے لئے

آپ بھی فراخدلی سے حصہ لیں

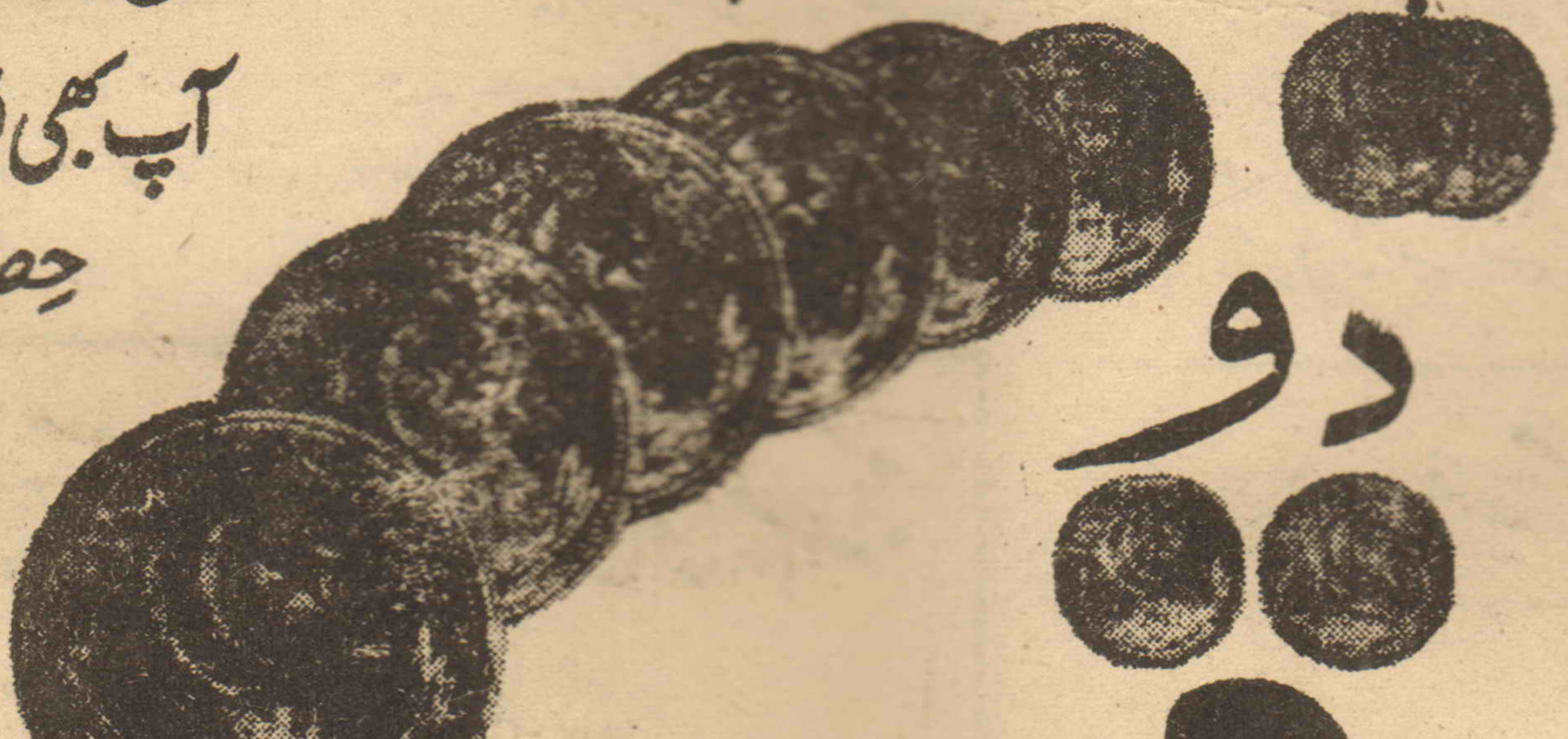

دو قرضے

جو ۲۶ر اگست ۱۹۶۹ء کو جاری ہو رہے ہیں۔

۵ ۱/۴ فیصد قرضہ ۱۹۷۹ء (دوبارہ اجراء)

☆ صرف ایک دن کے لئے کھلا گا۔
☆ ہر ایک سو روپیہ کے لئے اجرائی بحساب ایک سو روپیہ۔

۵ ۳/۴ فیصد قرضہ ۱۹۸۹ء (دوبارہ اجراء)

اجرائی قیمت ۲۶ر اگست تا یکم ستمبر ایک سو روپے اور ایک بعد آئندہ الاٹمنٹ کی جلد ۱۱ پیسے فی سو روپیہ کا اضافہ۔

۳ ۳/۴ فیصد قرضہ ۶۹ - ۱۹۶۸ء کی سیکیوریٹیز کو بھی ان قرضوں کے لئے ایک سو روپیہ کے مساوی معاوضہ میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

ان قرضوں کے لئے درخواستیں ایک سو روپیہ یا ان کے جزوں کے لئے اور جو حسب ذیل پتوں سے قابل حصول ہیں:-

(ا) دفاتر اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور، لائل پور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چٹاگانگ، کھلنا اور بوگرہ۔
(ب) نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا کوئی دفتر نہ ہو۔
(ج) سرکاری دفاتر خزانہ جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں موجود نہیں ہیں۔

جاری کردہ ——— وزارت مالیات۔ حکومت پاکستان۔

اسلامی نماز کی فضیلت!

اسلام نے نماز کے ذریعہ قومی اجتماع کی جو صورت پیدا کی ہے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الکوثر کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے جو نماز مقرر کی ہے اس کے مقابلے میں دوسرے تمام مذاہب کی نمازیں ہیچ ہیں۔ عیسائیوں میں تو اب ہفتہ وار نماز بھی نہیں رہی۔ پادری اعلان کرتے ہیں کہ فلاں گرجا میں گانا ہوگا اور گانے کی خاطر کچھ لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں امام خاموشی کے ساتھ مسجد میں آجاتا ہے نماز پڑھنے والے بھی آجاتے ہیں اور جماعت ہو جاتی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں مسلمانوں میں سے اکثر نمازیں نہیں پڑھتے مگر پھر بھی دوسروں کے مقابلہ میں ان کی نسبت کم نہیں بلکہ بہت زیادہ ہے۔ پس اسلام نے جماعت کا جو اصل قائم کیا ہے اور جس کے ذریعہ اسلام نے قومی اجتماع کی صورت پیدا کی ہے اس کی دنیا میں اور کہیں مثال نہیں ملتی۔

پھر اس کے ساتھ اسلام نے یہ شرط بھی رکھ دی ہے کہ اگر اپنے محلہ میں ہو تو اپنے محلہ کی مسجد میں نمازیں پڑھو۔ دوسرے مذاہب میں یہ بات نہیں بلکہ جس گرجا میں چاہیں نماز پڑھ لیتے ہیں اور اس طرح دوسرے ہمسایوں اور خود امام نماز سے اختلاف کی روح نمازوں تک میں پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اسلام نے جماعت میں جو فوائد ہو سکتے ہیں اُن کو مکمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ ایک صحابیؓ سے کسی نے کہا کہ چلو فلاں محلہ میں جا کر نماز پڑھیں۔ اس صحابیؓ نے کہا میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز ادا کرنی چاہیئے۔ اس لئے میں تو اپنے ہی محلہ کی مسجد میں نماز ادا کروں گا۔ پس اسلام کہتا ہے کہ سوائے اس کے کہ کوئی جلسہ کسی دوسری مسجد میں ہو رہا ہو یا وعظ و نصیحت کا کوئی خاص موقعہ میسر آئے اپنے محلہ کی مسجد میں نمازیں ادا کرو۔ یہ چیز عیسائیوں میں نہیں۔ پارسیوں میں نہیں زرتشتیوں اور سکھوں میں نہیں۔ ادھر ادھر چلے جانے سے جماعت نہیں بنتی اور نہ نماز باجماعت کی جو غرض ہے وہ پوری ہوتی ہے ایک مسلمان اگر اپنے محلہ کی مسجد میں نماز نہیں پڑھتا تو فوراً پکڑا جائے گا۔ اگر وہ کہے گا کہ میں فلاں مسجد میں نمازیں پڑھتا ہوں تو اس سے پوچھا جائے گا کہ تم وہاں نمازیں کیوں ادا کرتے ہو۔ تم اس محلہ میں رہتے ہو اور اسی میں تمہیں نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔ اس کے بعد اگر تحقیق کی جائے گی تو کوئی نہ کوئی بات ضرور نکل آئے گی مثلاً ہو سکتا ہے کہ وہ کہہ دے کہ مجھے اس مسجد کے امام سے ناراضگی ہے اس صورت میں پھر جماعت اور نظام کا فرض ہوگا کہ وہ اس مناقشت کو دور کرے اور اس طرح پھر قومی جتھہ قائم ہو جائے گا۔ بہر حال یہ اسلام کی ایک ایسی خوبی ہے جس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الکوثر صفحہ ۲۸۷ و ۲۸۸)

ریڈیو پاکستان حیدر آباد سے مولانا فرخ صاحب کی تقریر

ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی تقریر مورخہ ۲۹ر اگست ساڑھے پانچ بجے شام فوجی پروگرام کے تحت نشر ہوگی۔

(عبدالغفار)

ضروری اعلان

نفل عمر جونیئر سکول موسمی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر سے کھل رہا ہے۔ جملہ طلباء و طالبات مطلع رہیں

(وائس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک اور ان کی بیگم صاحبہ کار کے ایک حادثہ میں وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ہم نہایت رنج اور دلی افسوس کے ساتھ یہ الم ناک اطلاع شائع کرتے ہیں کہ پاکستان کے بہادر اور نامور سپوت اور نہایت مخلص احمدی لفٹنٹ جنرل اختر حسین صاحب ملک اور ان کی اہلیہ صاحبہ کار کے ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ الم ناک خبر آج (۲۳ر اگست) کو صبح ریڈیو پاکستان نے نشر کی اور بتایا کہ لفٹنٹ جنرل اختر حسین صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو یہ حادثہ ترکی میں انقرہ سے پچاس میل کے فاصلے پر پیش آیا جہاں آپ سینٹو میں پاکستان کے مستقل فوجی نمائندہ کی حیثیت سے کچھ عرصہ سے مقیم تھے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لفٹنٹ جنرل صاحب مرحوم اور ان کی بیگم صاحبہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ جملہ عزیزوں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اس دردناک قومی سانحہ کے نتیجہ میں ملک میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے اسے پُر فرمائے۔

کراچی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

بقیہ صفحہ اوّل

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز، اور الرحیم، کی نہایت لطیف اور پرمعارف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ قادرانہ تصرفات کا مالک ہے۔ اس قادر مطلق ہستی کی توفیق کے بغیر انسان کے لئے کسی کام کو شروع کرنا ممکن ہی نہیں، اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی کے نتیجہ میں انسان کے لئے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچانے کے سامان میسر آتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت اس کی کوشش کی نیک جزا اسے عطا فرماتا ہے اس لئے انسان کو اپنی کوشش پر توکل اور بھروسہ نہیں رکھنا چاہیئے کیونکہ اس کا انحصار توفیق باری تعالیٰ پر ہے۔ انسان اپنی ذات میں بالکل ہیچ اور لاشی محض ہے۔ خدائے عزیز و رحیم کے لطف و کرم ہی کے نتیجہ میں انسانی ارادے بتدریج پروان چڑھتے اور رنگ لاتے ہیں فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ

تمام احباب حضور کے روح پرور ملفوظات اور مواعظ حسنہ سے محظوظ و مستفید ہوئے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کوئی تازہ اطلاع کراچی سے موصول نہیں ہوئی۔ کل بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پھر گردے کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ آمین۔

کل جمعہ مبارک تھا۔ ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے وقف جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲